سوالنامہ بابت: میڈیا کے جدید آلات کا دینی مقاصد کے لئے استعمال شرعی نقطہ نگاہ سے

مولانا مفتی محمد طاہر (انڈیا)

موجودہ دور میں ٹیلی ویژن میں ابتلاء عام ہوگیا ہے اور دنیا کی تقریباً اسی ،نوے فیصد آبادی اس کے استعمال اور اس کے ذریعہ سے معلومات حاصل کرنے میں مبتلا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس دور میں فواحش ومنکرات کی اشاعت کی سب سے بڑا اور موثر ذریعہ ہے۔ اسی کے ساتھ اس کا استعمال اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے اور باطل عقائد ونظریات کی ترویج واشاعت کے لئے بھی ہو رہا ہے اور چونکہ ابھی تک علماء حق کی اکثریت کی طرف سے اقدامی یا دفاعی طور پر ٹیلی ویژن کو دینی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور نہ کیا جارہا ہے اس لئے جو غلط فہمیاں اور گمراہیاں ٹیلی ویژن کے ذریعہ پھیلائی جارہی ہیں، ان کا مناسب توڑ اور جواب بھی ٹیلی ویژن کے ناظرین تک نہیں پہونچ رہا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ اس معاملہ کے مثبت اور منفی تمام پہلوؤں کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے اور امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کی جائے۔

اسی حساس ذمہ داری کے پیش نظر "ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند" کے ذمہ داران نے آٹھویں فقہی اجتماع کے لئے اس مسئلہ کو بحث وتحقیق کا عنوان بنایا ہے، اس سلسلہ میں درج ذیل نکات وسوالات برائے تحقیق پیش ہیں ان نکات وسوالات کے تناظر میں آپ اپنی مدلل تفصیلی رائے تحریر فرمائیں۔

(۱) شریعت میں تصویر کی تعریف کیا ہے؟

(۲) ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟۔ واضح ہو کہ ٹیلی ویژن پر کبھی پروگرام کو براہ راست نشر کیا جاتا ہے اور کبھی پروگرام کو کیمرہ مین محفوظ کر کے بعد میں نشر کیا جا تا ہے۔ دونوں کا حکم یکساں ہے یا کوئی فرق ہے؟

(۳) اگر ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتیں تصویر میں داخل ہیں تو اس کی حرمت قطعی ہے یا ظنی؟ ہر ایک کی دلیل مطلوب ہے۔

(۴) کیا کسی دینی ضرورت مثلاً باطل عقائد ونظریات کی تردید صحیح عقائد ونظریات کی ترویج ، ناواقف لوگوں کو دین سکھانے اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت وتبلیغ کے لئے ٹیلی ویژن کے استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے یا گنجائش کی کوئی شکل نہیں ہے؟ (الف) بصورت گنجائش اس کی حدود کیا ہوں گی؟ اور کیا یہ ضرورت غیر مشروع طریقہ کار کی اباحت کے لئے کافی ہوگی؟ (ب) عدم گنجائش کی صورت میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ باطل عقائد ونظریات کے فروغ کی روک تھام کیسے ہوگی؟

(۵) کیا ٹیلی ویژن کو اس بنیاد پر کہ وہ آلہ لہو ولعب ہے اس کا استعمال ہمیشہ کے لئے اسلامی نشریات کے لئے بھی ناجائز قرار دیا جائے گا یا اس اصل کے اندر تبدیلی کر کے اسلامی نشریات کے لئے استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے؟

(۶) مذکورہ دینی مقاصد ۞ لئے مسلمان اپنا علیحدہ "اسلامی ٹی وی چینل" قائم کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر اسلامی چینل قائم کرسکتے ہیں تو اس کی کیا کیا حدود ہونی چاہے؟

(۷) ملی جماعتوں ۞ پروگراموں اور اجلاس ۞ پیغام کو ملک وقوم تک پہنچانے ۞ لئے "ویڈیو اور ٹی وی" کا استعمال کس حد تک جائز ہے؟

(۸) انٹرنیٹ اور اس ۞ پروگراموں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۹) اسلام ۞ تعارف واشاعت صحیح عقائد ونظریات کی ترویج اور باطل عقائد و نظریات کی تردید اور فقہ وفتاویٰ کی سہولت ۞ لئے انٹرنیٹ کا استعمال درست ہے یا نہیں؟

(۱۰) علماء حق ۞ بیانات اور قرآن کریم کی تلاوت وتفسیر انٹرنیٹ پر باتصویر شائع کرنا کیسا ہے؟

ان سوالات ۞ علاوہ کوئی سوال مفید بحث ہو تو اس کو بھی شامل جواب کرلیں۔

الجواب وباللہ التوفیق،

(۱) تصویر صورت بنانے کو کہتے ہیں چاہے وہ مجسم ہو یا غیر مجسم، وہ کپڑے پر بنی ہوئی ہو یا کاغذ پر یا دیوار پر صورہ: **جعل له صورة مجسمة (الی قوله) وانشئی اوالشخص رسمه علی الورق اۤوالحائط ونحوهما بالقلم اوالفِرجون اوبالة التصویر. التصویر نقش صورة الاشیاء اوالاشخاص علی لوح اۤونحوهما بالقلم اۤوبالفرجون اۤوبالة التصویر (المعجم الوسط) (فی مادة ص، و، ر،)**

(۲) ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتیں بلاشبہ تصویر ہیں اور جسطرح ہاتھ وغیرہ سے تصویر کشی ناجائز ہے اسطرح کیمرہ سے بھی ناجائز ہے، فرق صرف آلہ کا ہے تصویر دونوں سے بنتی ہے، آلہ ۞ بدلنے سے حکم نہیں بدلتا، آلہ بحیثیت آلہ کہیں مقصود نہیں ہوتا۔

پروگرام کو کیمرہ میں محفوظ کرلیا جائے تو اسمیں آنے والی صورتیں یقیناً تصویر ہیں کیونکہ اِس صورت میں ایک چیز پہلے سے تصویر کی شکل میں محفوظ ہوتی ہے اسکو بڑا کر ۞ ٹی وی کی اسکرین پر دکھایا جاتا ہے، اور جو پروگرام بغیر ریکارڈنگ ۞ براہ راست نشر کیا جائے اسمیں آنیوالی صورتیں بھی حکماً تصویر ہیں کیونکہ اسمیں برقی قوت سے انسان کی صورت ۞ ذرات محفوظ کئے جاتے ہیں پھر انکو اسکرین ۞ ذریعہ دکھایا جاتا ہے مشین کی مدد سے انکو دور تک پہونچایا جاتا ہے، لہذا اِن تصویروں کو پانی اور آئینہ پر پڑنے والے عکس پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ وہ عکس غیر اِختیاری طور پر پڑتا ہے اور یہاں مشین ۞ عمل کو دخل ہے۔

(۳) اسکرین پر آنیوالی صورتیں تصویر میں داخل ہیں اور ناجائز ہیں لیکن اسکی حرمت ظنی ہے۔ اگرچہ تصویر کی حرمت سے متعلق روایات کثیر تعداد میں وارد ہوئی ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچ جاتی ہیں لیکن قطعی الدلالۃ ہونے میں تفصیل ہے، ان ۞ مفہوم میں دو احتمال ہیں۔

(۱) تصویر مجسمہ مثلاً لکڑی دھات، مٹی وغیرہ ۞ مجسمے، احادیث تصویر ۞ دائرہ میں ایسی تصویر اور مجسمے ۞ داخل ہونے میں دلالت قطعی ہے لہذا مجسمہ بنانے کی حرمت قطعی ہوگی، کیمرہ کی تصویر غیر سایہ دار ہے اسکا سایہ زمین پر نہیں پڑتا ہے ایسی تصاویر ایک روایت ۞

مطابق امام مالکؒ کے نزدیک حرام وناجائز نہیں، بہت سے علماء مالکیہ نے اِسی روایت کو اختیار کیا ہے، پس اسمیں تاویل کی گنجائش ہوگی، ایسی صورت میں احادیثِ ممانعت اگر چہ قطعی الثبوت ہیں مگر کیمرہ کی تصویر کے حق میں انکی دلالت ظنی ہوگی۔

(۴تا۷) ہماری نظر میں اسلامی نشریات کیلئے بھی ٹیلی ویژن کے استعمال کی اجازت نہیں ہونی چاہئے، کیونکہ ٹی وی، فواحش ومنکرات کا مجموعہ ہے اسکا نفع کم اور نقصان زیادہ ہے، ہر خراب چیز میں کچھ نفع کا پہلو ہوتا ہے۔شراب اور جوے جیسے جرائم میں بھی قرآن کریم میں کچھ منافع بتائے گئے ہیں اِسکے باوجود اِن دونوں کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ اِن میں نفع کا پہلو کمزور اور نقصان کا پہلو غالب ہے، یہی حال ٹیلی ویژن اور اسکے پروگراموں کا ہے، اگر دینی ضرورت کیلئے پھر اجتماع واجلاس کو بھی ریکارڈ کیا جائیگا، شادی بیاہ، سیر وسیاحت، ایڈورٹائزنگ وغیرہ مقاصد کیلئے یعنی آنکھوں کی لذت اور کانوں کی عیاشی کیلئے بھی ٹی وی کا استعمال ہوگا، لوگ نیکیوں سے زیادہ برائیوں کی طرف لوٹ پڑیں گے۔اجازت مشروط ہوگی لیکن لوگ شرائط وقیود کی حدود کو پار کر جائیں گے۔چند فیصد دیندار لوگ جن کے یہاں ٹی وی نہیں ہے انکے یہاں بھی آجائیگا گھر کے ذمہ دار نے اگر احتیاط بھی کی تو اسکی عدم موجودگی میں گھر والے مختلف قسم کے پروگرام دیکھنے میں مبتلا ہو جائیں گے کنٹرول بہت مشکل ہوگا۔مفتی کیلئے ضروری ہے کہ وقائع زمانہ پر نظر کر کے اور لوگوں کے حالات کو دیکھکر حکم تجویز کرے، ایسی قیود وشرائط کیساتھ اجازت دیدینا جن کے بارے میں معلوم ہے کہ لوگ اِن قیود وشرائط کا لحاظ نہیں کر پائیں گے مثلاً وشرعاً صحیح نہیں۔

علاوہ ازیں کتنی ہی قیود وشرائط لگائی جائیں اسمیں درج ذیل مفاسد ضرور ہونگے

(۱) عوام کو تصویر کے جواز کا تصور ہوگا، تصویر کی قباحت ذہن سے نکل جائیگی

(۲) تصویر جس طرح وسیلۂ شرک ہے اسطرح وسیلۂ دھریت بھی ہے چنانچہ تصویر سے ظاہر پرستی آتی ہے حقیقت شناسی کا جذبہ مرجاتا ہے ایمان بالغیب کا نظام مہندم ہوکر رہ جاتا ہے جو نظر آئے وہ موجود جو نظر نہ آئے وہ موجود نہیں، اسکا نتیجہ یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالی اور ملائکہ نظر نہیں آئے لہذا وہ بھی موجود نہیں (العیاذ باللہ)

اوپر تحریر کیا گیا کہ براہ راست نشر ہونے والے پروگرام میں جو تصویر آئے وہ بھی حکماً تصویر ہے بالغرض اگر عکس کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے اسکی گنجائش نکلتی ہو تب بھی سد اللباب اسکو ممنوع کہنا چاہئے، کیونکہ اوّل تو اسکا جواز مشکوک ہوگا اور حدیث پاک میں حکم ہے کہ شبہات سے بچو من وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کاراعی یرعی حول الحمیٰ یو شك ان یقع فیه

(متفق علیه مشکوۃ ۲۴۱)

ثانیاً اسلئے کہ عوام اُس تصویر میں جو محفوظ کر لیجائے اور جو براہ راست آئے دونوں میں نہیں کرینگے یہ فرق اگر انکو سمجھایا بھی گیا تو کچھ وقت تک اسکا استحضار رہ سکتا ہے جب اسکا شیوع ہو جائیگا تو یہ فرق آہستہ نظروں سے اوجھل ہو جائیگا۔

ثالثاً اِس فرق پر مدار ہونیکی صورت میں ہر وہ پروگرام جائز تصور کیا جائیگا جو براہ راست نشر ہو اسکے نتیجہ میں لوگ عورتوں کی تصاویر اور دیگر ناجائز دلکش مناظر کے دیکھنے میں مبتلا ہو جائیں گے حالانکہ اِن چیزوں کا عکس آئینہ وغیرہ میں بھی دیکھنا جائز نہیں ہے، لم ار مالو نظر الی

الاجنبیة من المراۃ آؤ الماء(الی قوله)بخلاف النظر لانه انمامنع منه خشية الفتنة والشهوة و ذالك موجود هنا ورأيت فی فتاوی ابن حجر من الشافعية ذكر فيه خلافا بينم ورجح الحرمة بنحوما قلناه والله اعلم(ردالمحتار ۶۳۸.۵)

نیز با قاعدہ چینل قائم کرنیکی صورت میں ٹیلی کاسٹ پر اکتفا مشکل ہوگا کیونکہ بعض پروگرام کو دوبارہ دکھانا پڑتا ہے اسکے لئے ریکارڈنگ ضروری ہوگی، ورنہ چینل کامیاب تصور نہیں کیا جائیگا۔

(۸) انٹرنیٹ کی پوری حقیقت کا ہمیں علم نہیں نہ اسکے طریقہ کار اور مقاصد کا بخوبی علم ہے سرسری طور پر جو معلومات فراہم ہوئیں ان سے یہ سمجھ میں آیا کہ انٹرنیٹ خالص آلہ لہو ولعب نہیں ہے۔ اسکا تعلق کمپیوٹر سے ہوتا ہے جو دیکھنے والے کے اختیار میں ہے گویا ایک بند لفافہ ہے اسمیں سے جو مضمون اور جو پروگرام وہ دیکھنا چاہے بٹن دبا کر اُسی کو دیکھ لے، جبکہ ٹی وی میں دیکھنے والے کو یہ اختیار نہیں ہوتا۔

(۹) اسلامی نشریات کیلئے انٹرنیٹ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۱۰) باتصویر شائع کرنیکی اجازت نہیں فقط واللہ اعلم

☆☆☆☆☆☆☆

﴿حدیثِ مبارکہ﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو لوگ اللہ تعالیٰ ذکر کے لیے جمع ہوں اور اُن کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اُٹھ جاؤ۔ تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔ (منتخب احادیث)